کھلایا؟ کہا: "میں نے۔" فرمایا: آج کس نے مریض کی بیمار پرسی کی؟ کہا: "میں نے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ صفات جس کسی آدمی میں جمع نہیں ہوئیں مگر وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔" [مسلم باب فضائل ابی بکرؓ]

۵۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: تو نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا: "اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت" فرمایا: "تو اپنی محبوب ہستیوں کے ساتھ ہوگا۔" حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ اسلام لانے کے بعد نبی علیہ السلام کے اس فرمان سے زیادہ کسی اور بات پر مجھے زیادہ خوشی نہیں ہوئی۔ میں اللہ سے، اس کے رسول ﷺ سے، ابوبکرؓ سے اور عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا، اگرچہ میرا عمل ان جیسا نہیں۔" [مسلم]

۶۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ جبل حراء پر کھڑے تھے، یکایک پہاڑ جنبش کرنے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "حراء ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، دوسرا صدیق، اور تیسرا شہید ہے۔" [الاحتجاج طبرسی]

۷۔ حضرت حسینؓ شہید کربلا کا بیان ہے کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "لوگو! ابوبکر اور عمر کو بُرا بھلا مت کہو! وہ سوائے انبیاء ومرسلین کے باقی تمام اولین وآخرین ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں۔" [ابن عساکر، کنز العمال]

سئل: "من خیر الناس؟" قال ﷺ: "مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ" [قال الترمذی: حسن صحیح]

خلیفہ ولید بن عبدالملک نے کسی مسجد میں ایک بوڑھے کو "طولِ عمر" کی دعا کرتے سنا تو حیرت سے پوچھا:

"اس ضعیفی میں لمبی عمر کی آرزو کیوں؟" اس نے جواب دیا: "بچپنا اور اس کی شرارت چلی گئی، جوانی اور اس کی مستی گزر گئی۔ اب بڑھاپا اور اس کی عقلمندی آ گئی ہے۔ اب میں اپنے جسم میں طاقت اور صحت محسوس کروں تو اللہ پاک کا شکر اور حمد وثنا بیان کروں گا۔ اور اگر کمزوری اور بیماری محسوس کروں تو صبر کرتے ہوئے رب کی دربار میں فریاد اور عبادت کروں گا۔ اور میری خواہش ہے کہ یہ دونوں صفات (شکر اور صبر) قائم رہیں۔"

فکری جنگ قسط: ۲

رجعت پسندی اور اسلام

اسماعیل فضلی

معاشرتی فسادات اسلام کی نظر میں: نام نہاد ترقی پسندوں کے علی الرغم اللہ کا پسندیدہ دین اسلام شراب نوشی، جوابازی اور اختلاطِ مرد و زن پر مکمل پابندی عائد کرتا ہے۔ قرآن کا فرمان ہے: ﴿یسئلونک عنِ الخمرِ والمیسرِ قل فیهمآ اثمٌ کبیرٌ ومنافعُ للناسِ و اثمُهمآ أکبرُ مِن نفعِهما﴾ [البقرة۲۱۹] ''لوگ آپ سے شراب اور جوا کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرمادیجئے یہ دونوں گناہ ہیں، اگر چہ ان میں لوگوں کے لیے (تجارتی) فائدے بھی ہیں، اور ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔''

دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿یآیها الذین امنوآ إنما الخمرُ والمیسرُ والأنصابُ والأزلامُ رجسٌ من عملِ الشیطٰنِ فاجتنبوه لعلکم تفلحونَ﴾ [المائدة ۹۰] ''اے ایمان والو! حقیقت یہی ہے کہ شراب، جوا، تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل بچو' تاکہ کامیابی وکامرانی سے سرفراز ہوں۔''

شراب نوشی درحقیقت معاشرتی یا انفرادی فساد کی علامت ہے۔ منشیات کی ضرورت صرف بگڑے ہوئے معاشرے کو پیش آتی ہے، جس میں مختلف طبقوں کا درمیانی فاصلہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ایک طرف لوگ عیش وعشرت میں اس قدر ڈوبے ہوتے ہیں کہ ان کے سارے انسانی احساسات مرجاتے ہیں۔ اور دوسری طرف پوری مملکت محرومی اور بے چارگی کی حالت میں مبتلا ہوتی ہے۔ چنانچہ محرومین کا ایک گروہ حقیقت سے گریز وفرار کی راہیں تلاش کرکے اپنی الگ دنیا بسا لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہی معاشروں میں منشیات اور شراب کا رواج عام ملتا ہے، جو جبر واستبداد تلے دبے ہوتے ہیں۔ اور جہاں انسانی فکر پر پابندی عائد کرکے اس کی پرواز کے شہپر کاٹ لیے جاتے ہیں۔ جہاں لوگ صرف معاش کی فکر میں اس طرح گھر جاتے ہیں کہ انہیں اور کسی چیز کا ہوش ہی نہیں رہتا۔ اسی طرح کی خرابیاں ایسے معاشروں میں بھی عام ملتی ہیں جو ہر وقت جدید مشینوں کی مکروہ آوازوں اور متعفن فضائی الجھنوں کی زد میں ہوتے ہیں۔

الغرض کوئی بھی معاشرتی مسئلہ کسی طرح مے نوشی اور منشیات خوری کے لیے جواز نہیں بن سکتا۔ شراب نوشی ہی بیماری کی علامت ہے۔ اس لیے ممانعت سے پہلے اس معاشرتی فساد کی اصلاح ضروری ہے، جس سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ اسلام نے اس کے انسداد کے لیے بالکل یہی فطری طریقہ کار اختیار کیا ہے۔ اس نے سب سے پہلے تو ان تمام برائیوں اور ان کے اسباب کا خاتمہ کیا جو اس لعنت کے ذمہ دار تھے۔ اور جب مطمئن ہوگیا تو شراب کی حرمت

کا اعلان فرمایا۔

اسلام پر نکتہ چینی کرنے کے بجائے تہذیب جدید کے علمبردار اگر اس سے اپنے سیاسی، سماجی، ذہنی اور طبعی حالات کو بدلنے اور انسانیت کے روحانی عوارض کے علاج کا طریقہ سیکھنے پر توجہ دیں، تو یہ ان کے لیے زیادہ مفید ہوسکتا ہے اور وہ اس مسئلے سے بہت سے مفید نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔

اختلاطِ مرد و زن: اسلامی پردہ داری کو جدید دنیا میں ''رجعت پسندی'' کا نام دے کر انتہائی معیوب قرار دیا جا رہا ہے۔ کفر والحاد کی دنیا والے اپنا سارا زور اسلامی پردہ کے خلاف آزما رہے ہیں۔ غرض آج کی دنیا میں مردوں اور عورتوں کے آزادانہ اختلاط کو فروغ دینے کے مسئلے پر بڑی گرما گرم بحث جاری ہے۔

بہت سے سطحی طرز وفکر رکھنے والے روشن خیال اسلام کو محض اس لیے رجعت پسند مذہب سمجھتے ہیں کہ وہ مردوں اور عورتوں کے اختلاط پر قیود عائد کرتا ہے۔ یہ لوگ تہذیب فرانس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں، جس میں عاشق اور معشوق شاہراہ عام پر دوسروں سے بے پروا ہوکر باہم بے حیائی کر سکتے ہیں۔ کوئی شخص ایسے جوڑے کو کچھ نہیں کہہ سکتا؛ بلکہ پولیس والے انہیں یوں محبت وعشق کے نشے میں مدہوش دیکھتے ہیں تو ''رجعت پسندوں'' سے انہیں بچانے کے لیے باقاعدہ پہرہ دیتے ہیں۔ تاکہ ان کے کیف وسرور میں کوئی دخل نہ دے۔ باقی رہے وہ تاریک خیال لوگ جو ایسے مناظر دیکھ کر چیں بجبیں ہوتے ہیں تو وہاں انہیں منہ کون لگاتا ہے۔ کچھ لوگ امریکی طرز معاشرت پر فریفتہ اور دلدادہ ہیں؛ کیونکہ وہاں کے لوگ اپنے آپ کو دھوکا نہیں دیتے۔ وہ جنس کو انسان کی حیاتی ضرورت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہاں پر انسان کی اس حیاتی ضرورت کو پورا کرنے کا اہتمام بھی موجود ہے۔ ہر لڑکی کا بوائے فرینڈ اور ہر لڑکے کی گرل فرینڈ ہوتی ہے۔ یہ لوگ اپنے اوقات کا زیادہ حصہ ایک ساتھ گزارتے ہیں۔ آبادی سے باہر پکنک مناتے ہیں، جہاں شیطان کی پکار پر خواہشاتِ نفسانی کی پوجا کرتے ہیں۔

سطحی اور ظاہر دار لوگ مغرب کے اس اخلاقی دیوالیہ پن کے اس قدر شیدائی ہیں کہ وہ بھول گئے ہیں کہ دوسری جنگ عظیم میں فرانس، جرمنی کے پہلے حملے کی بھی تاب نہ لا سکا اور جرمنوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے۔ فرانس کی اس ذلت آمیز شکست کی وجہ فرانسیسی فوج کی ناقص تربیت یا سامانِ حرب کی کمی نہ تھی؛ بلکہ اصل وجہ یہ تھی کہ یہ قوم لذت پرستی اور اخلاقی بے راہروی کی شکار ہوکر قومی جذبے سے محروم اور اندر سے کھوکھلی ہوچکی تھی۔ انہیں خدشہ تھا کہ جنگ جاری رہی تو پیرس کی بلند وبالا عمارتیں اور عشرت کدے بموں سے خاکستر ہوجائیں گے۔ کیا تہذیب مغرب کے دلدادہ